بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور اجتماعی کفالت

خطبہء جمعہ ماہ اپریل 2015 بموقعہ محلّہ سروے

ماہ مئی 2015 میں آل انڈیا امامس کونسل نے ہر مسجد کے اطراف بسنے والے مسلمانوں کی معاشی ،تعلیمی ،اور صحت کی صورتحال سے واقفیت کیلئے گھروں کے سروے کا منصوبہ بنایا ہے۔

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الامين وعلى اله واصحابه اجمعين ،امابعد فقد قال الله عزوجل اعوذبالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم . وفى اموالهم حق للسائل والمحروم (ذريات) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعا م ا لواحد يكفى الا ثنين وطعام الا ثنين يكفى الار بعة وطعام الاربعة يكفى الثمانية (بخارى)

معاش وکفالت کا مسئلہ ازل سے انسان کی قطعی ضروریات میں ایک ہے جس کی تکمیل فریضہء شرعی کا حکم رکھتی ہے اس کو انفرادی ،اجتماعی ،اور قومی سطح پر کہیں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ،اللہ نے مال کو انسانی زندگی کی بقا کا ضامن فرمایا ہے **جعل الله لكم قياما** (نساء) نیکی اور بدی ،اجتماعی ماحول میں دوستی اور دشمنی ،سب اسی سے متعلق ہیں۔

اسلام عقائد وعبادات کے ساتھ معیشت وکفالت کو بھی خصوصی اہمیت دی ہے۔اسلام کا تصور کفالت انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔اسلام میں ہر سطح پر جوابدہی کے احساس کو زندہ وتابندہ رکھا گیا ہے۔وسائل زندگی پر چند ہاتھوں کی اجارہ داری سے طبقاتی کشمکش اور انسانی زندگی کی مشکلات کو بڑھاوا ملتا ہے۔

بنابریں قرآن وسنت میں جس قدر بھر پور توجہ اس مسلے کے حل کیلئے مرتکز کی گئی ہے شائد ہی کوئی موضوع اتنی مرکزیت اور اہمیت حاصل کر سکا ہو۔

اسلام ایک خوشحال ،بہترین ،اور پر امن معاشرے کا قیام چاہتا ہے اس کیلئے اہل ثروت لوگوں کے مال میں ناداروں کا شرعی حق مقرر کیا۔

وفى اموالهم حق للسائل والمحروم (ذريات :: ١٩)

ان کے مال میں مانگنے والے محروم سب کا حق ہے

اسلام میں سب سے پہلے یہ حقیقت واضح کی گئی کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی ملکیت ہے اصل مالک اللہ ہے

قل لمن الارض ومن فيها ان كنتم تعلمون سيقولون لله قل افلا تذكرون

ان سے کہد یجئے کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے اس سب کا کون مالک ہے؟ اگر تم کچھ جانتے ہو۔وہ فوراب بول اٹھیں گے سب کچھ اللہ کا ہے (مومنون :۸۴)

مزید وضاحت فرمائی : **وما لكم الا تنفقوافى سبيل الله ولله ميراث السمٰوٰت والارض (الحديد : ١٠)**

تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری ملکیت اللہ ہی کی ہے (تم فقط اس مالک کے نائب ہو) مال تو فی الحقیقت اللہ کا ہے وہ تمھیں صرف اپنی اور اہل ضرورت انسانوں کی کفالت کیلئے دیا گیا ہے تم تو اس پر اس طرح قابض ہو رہے ہو کہ دوسروں کو ان کا حق بھی دینا نہیں چاہتے۔

کلا نمد ھؤلاء و ھؤلاء من عطاء ربک وما کان ربک محظورا (بنی اسرائیل : ۲۰)

ہم ہرایک کی مدد کرتے ہیں ان (طالب دنیالوگوں) کی بھی اوران (طالب آخرت لوگوں) کی بھی،

یہ سب کچھ آپ ﷺ کے رب کی عطاء سے ہے اور آپ کے رب کی عطاء کسی کے لئے بند نہیں ہے۔

مال واسباب کو عطاء الٰہی قرار دیکر جس طرح خود اس سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا اسی طرح اللہ کے دوسرے نادار بندوں کی کفالت اور انکی ضرورت بھی پوری کرنے کا حکم دیا ۔جب اللہ ناداروں کی مدد کرنا چاہتا ہے تو کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اس میں رکاوٹ ڈالے۔اللہ کے دئے ہوئے مال کو روک کر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ مال کمایا ہے ہم ناداروں کو کیوں دیں؟ یہی بات قاروں نے کہی تھی

یہ سوچ ہی سب سے بڑا گناہ ہے جس پر اللہ کو قیامت میں جواب دینا پڑے گا۔

انسانیت کا تقاضہ:

ایک انسان کی زندگی کا مقصد یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ صرف اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کے پورا کرنے میں ہی لگا رہے۔یہ کام تو ایک جانور بھی کرتا ہے وہ اپنی اور اپنے بچوں کو پالنے کی فکر میں لگا رہتا ہے اسے دوسروں کی کوئی فکر نہیں ہوتی مگر انسان اور انسانیت کا تقاضہ ہے کہ وہ اپنی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ دوسرے نادار اور مفلوک الحال انسانوں کی کفالت اور ان کے ضروریات زندگی کے پورا کرنے کی کوشش کرے۔

اجتماعی کفالت قرآن کی نظر میں:

شریعت میں اس کو کفالت یتامی،فقراء ومساکین اور کفالت عامہ کہتے ہیں جو مسلمان اس میں کوتاہی کرتے ہیں انہیں دین کا ہی انکار کہا ہے سورۃ الماعون پوری اسی بات پر دلالت کرتی ہے۔

ارا ء یت الذی یکذب بالدین فذٰلک الذی ید ع الیتیم ولا یحض علیٰ طعام المسکین

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟ یہ تو وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے ضرورتوں کو پورا کرنے کے بارے مین کوشش نہیں کرتا)

دین معاشرے میں توازن اور اعتدال قائم کر کے انسانی بھوک، ڈر خوف اور دیگر پریشانیوں کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہے۔

سورۃ القریش میں انہیں باتوں کی یاددہانی کرائی۔

اسی لئے نیکی کو لوگوں کی حالت سدھارنے کے ساتھ جوڑ دیا ہے

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو

ایک مسلمان معاشرے میں ہر نادار گھر کے لوگوں کو کھانا، پانی،علاج وغیرہ بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا معاشرے کے باحیثیت لوگوں پر فرض ہے یہ نفل، مستحب یا ثواب کا کام نہیں ہے بلکہ فرض عین کے درجہ میں ہے نبی کریم ﷺ کے قول وعمل سے ان کا وجوب ولزوم ثابت ہے اسینا ہتمام سے اگر نہیں کریں گے قیامت اللہ اس کے بارے میں سوال کرے گا اور نہ کرنے کی صورت میں سزا دے گا باوجود نماز روزے کے جہنم میں جانا پڑ سکتا ہے۔

اجتماعی کفالت احادیث میں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

طعا م ا لو احد یکفی الا ثنین وطعام الا ثنین یکفی الار بعة وطعام الاربعة یکفی الثمانیة

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیں کے لئے کافی ہوتا ہے ،دو آدمیں کا کھانا چار آدنی کیلئے ،اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کیلئے کافی ہوتا ہے (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من کان معه فضل ظهر فلیعد به علی من لا ظهر له ،ومن کان له فضل من زاد فلیعد به علی من لا زاد له ،قال :فذکر من اصناف المال ما ذکر حتی رأ ینا انه لا حق لأحد منا فی فضل (مسلم)

تم میں سے جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد سواری ہے وہ اس کو لوٹا دے جس کے پاس نہیں ہے

جس کے پاس ضرورت سے زائد کھانے کا سامان ہے وہ اسے لوٹا دے جس کے پاس نہیں ہے۔اسی طرح نبی کریم ﷺ مختلف اصناف مال کا ذکر فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ ضرورت سے زائد کسی بھی چیز میں ہمارا حق نہیں رہا۔(یہاں دینا نہیں بلکہ ان کو ''لوٹانا'' فرمایا ہے)

زائد مال ان مستحق لوگوں کا ہے جو تمہارے ہاتھ میں اللہ نے دیا ہے ان کا مال ان کو لوٹا دینا تم پر لازمی ہے

یہ معنی ہے **فلیعد به** کا۔

افلاس میں ایمان:

معاشی کفالت کا اہتمام دین میں انتہائی اہم ہے،غربت وافلاس میں ایمان پر باقی رہنا اکثر ناممکن ہوجاتا ہے،بھوک اورمحتاجی میں اندر کا انسان سرکشی وبغاوت پراتر آتا ہے اور یہ سرکشی اور بغاوت اللہ کے انکار تک پہنچا دیتی ہے۔

غرباء کے معاشی حق کی ادائیگی ہی اصل دینداری ہے

روح دین درحقیقت وہ جذبہ اور طرز عمل ہے جو معاشرے کے بے سہارا ،نادار ،ضرورت منداور پریشان حال لوگوں کی زندگی سنوارنے سے عبارت ہو یہی عملا اصل دین ہے۔جس کے دل میں مال کی محبت رچ بس گئی ہوگی وہ عبادت تو کرے گا مگر غریبوں ،ناداروں پر مال خرچ کرنے بخیل ہوگا۔

قرآن نے اس کو گھاٹی کہا ہے جس سے گذر نے مال خرچ کرنا پڑے گا۔

وما ادراک ماا لعقبه فک رقبه او اطعام فی یوم ذی مسغبه یتیما ذامقربه او مسکینا ذامتربه

آپ کیا جانتے ہیں وہ گھاٹی کیا ہے؟ وہ کسی کی گردن آزاد کرانا ،یا بھوک والے دن کھانا کھلانا (یعنی بھوکوں کے معاشی تعطل کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنا) یتیم رشتہ دار اور شدید غربت کے مارے خاک نشین بے گھر لوگوں کو کھانا کھلانا۔

ثم کان من الذین امنو اوتو اصو ابالصبر وتواصوا بالمرحمة

یہ تمام کام وہ کریں گے جن کے دل میں ایمان ہو اور وہ عمل صالح کرنے والے ہیں جن میں رحم کا جذبہ ہو اور جو لوگ یہ سب کام نہ کریں،وہ روح دین سے خالی ہیں اللہ کی نشانیوں کا انکار کرنے والے ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

کلا بل لا تکرمون الیتیم وتحبون الما ل حبا جما

تم یتیموں کا اکرام نہیں کرتے مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے اور مال ودولت سے حد درجہ محبت کرتے ہو۔

قرآن نے ان کے اس عمل کو بے دینی قرار دیا ہے

اسلامی دینداری سے ہی معاشرے سے افلاس واحتیاج ظلم وزیادتی، جہالت وناخواندگی، پسماندگی ونکبت کو دور کیا جاسکتا ہے۔

گاؤں، محلے کے سب بڑی عمر کے بوڑھوں کو اعزاز کے طور پر شال پوشی کریں، اگر نادار ہیں تو ماہانہ وظیفہ مقرر کریں اسی بوڑھی عورتوں کیلئے بھی پروگرام کریں، اچھے کامیاب تا، جر اچھے ڈاکٹر اور اچھے سماجی خدمت کرنے والوں کو مسجد میں بعد نماز جمعہ بطور اعزاز پھول مالہ پہنائیں، پھولوں کا گلدستہ دیں، گلدستہ محلے کی عورتوں سے بنوائیں، جنہوں نے تیار کیا ہے ان کے ناموں کا اعلان کریں، اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور زیادہ اچھے طریقے سے وہ کام کریں گے۔

اچھے نمبروں سے کامیاب ہونے والے بچوں کو جمعہ کی نماز کے بعد سارے مصلیوں کی موجودگی میں پھول مالہ اور تحفے دیں اس دوسرے بچوں میں آگے بڑھنے کا جذبہ بڑھے گا۔

گاؤں محلے کے سب سے بڑی عمر والوں (مردوں، عورتوں) کی فہرست تیار کریں ان کو مسجد میں جلسہ کر کے پھول مالہ کے ساتھ اعزاز اور تحفہ دیں اگر وہ نادار ہیں تو ان کیلئے ماہانہ وظیفہ مقرر کریں۔ اس سے نئی نسل اپنے بڑوں کا مان سمان کرنا سیکھے گی حدیث پاک میں فرمایا

ولم یئوقر کبیرنا فلیس منا

اسی طرح کوئی معذور ہے یا کوئی جیل میں ہے تو اس کی رہائی تک اس کے گھر کے افراد کے مطابق ہفتہ واری اناج بھیجنے کا انتظام کریں۔ اور اس رہائی کا انتظام کریں۔ پھر دیکھئے لوگوں کے دلوں آپ کتنی محبت پیدا ہوگی نبوت سے پہلے یہی سب کام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

ٹوٹے گھروں کی مرمت کرائیں، غریب بیماروں کے مستقل کا بندوبست کریں غرض محلے کا کوئی مسلمان اپنے آپ کو بے سہارا نہ سمجھے امام در اصل مسجد کا امام نہیں ہے بلکہ محلے کے لوگوں کا امام ہے قرآن نے دعا مانگنے کا حکم دیا کہ متقی لوگوں کا مجھے امام بنادے **وجعلنا للمتقین اماما**

ماہ مئی میں آل انڈیا امامس کونسل نے ہر مسجد کے اطراف بسنے والے مسلمانوں کی معاشی، تعلیمی، اور صحت کی صورتحال سے واقفیت کیلئے گھروں کے سروے کا منصوبہ بنایا ہے۔

خیر والقرون میں بھی اس طرح کا کام ہوتا رہا ہے ہجرت کے بعد مدینہ میں اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پورے ممالک محروسہ میں اس بات کا سخت اہتمام کر رکھا تھا کہ پوری مملکت میں ایک شخص بھی فقر وفاقہ میں مبتلا نہ ہو۔ ملک میں جس قدر اپاہج یا مفلوج ہوں، ان کی تنخواہیں بیت المال سے مقرر کر دی جائیں۔ لاکھوں آدمی ایسے تھے جن کو گھر بیٹھے خوراک ملتی تھی۔ خوراک کی مقدار متعین کرنے کیلئے آپؓ نے 30 افراد کیلئے دو وقت کا کھانا تیار کرایا اور یوں یومیہ خرچ کا اندازہ لگا کر ان کے وظائف مقرر کردئے۔

☆☆☆

All India Imam's Council

G-66, 2nd Floor, Shaheen Bagh, New Delhi - 110 025

Email: allindiaimamscouncil@gmail.com

Website: www.imamscouncil.org